جب مہلت ختم ہو جاتی ہے!

محمد ظہیر الدین بھٹی

مجرم کے لیے دنیا میں قصاص ہے اور آخرت میں عذاب۔ مجرم اس قصاص اور عذاب کے درمیان ایسے پستا ہے جیسے چکی کے دو پاٹوں کے درمیان گیہوں۔ ہمارا رب تو کسی پر ظلم نہیں کرتا۔ وہ تو بڑا رحیم و مہربان ہے۔ اللہ نے اپنے رسولوں کو بشیر و نذیر بنا کر بھیجا ہے اور ہر نبی و رسول نے سب سے پہلے اپنے گھر والوں اور اپنے قریب ترین لوگوں کو ڈرایا اور آگاہ کیا اور انھیں صاف صاف کہہ دیا کہ برائیوں سے بچو، میں خدا کے حضور تمھارے کسی کام نہ آ سکوں گا۔ قیامت کے روز باپ بیٹا ایک دوسرے کے کام نہ آسکیں گے، کوئی رشتہ ڈھال نہ بن سکے گا، وہاں تو اعمال کا محاسبہ ہوگا اور میزان کھڑی کی جائے گی: ''اور ہم نے ہر انسان کے اعمال کو (بہ صورت کتاب) اس کے گلے میں لٹکا دیا ہے اور قیامت کے روز وہ کتاب اسے نکال دکھائیں گے، جسے وہ کھلا ہوا دیکھے گا'' (بنی اسرائیل ۱۷: ۱۳)۔ وہاں کسی کی ذرہ برابر نیکی بھی رائیگاں نہیں جائے گی۔ لیکن جس نے رتی بھر برائی کی ہوگی وہ اسے بھی دیکھ لے گا۔

مگر افسوس کہ ہم اپنی زندگی میں ان تمام حقائق سے واقف لیکن یکسر غافل رہتے ہیں۔ ہمارے کان، ہماری آنکھیں، ہمارے ہاتھ، ہمارے پاؤں اور ہمارے دل و دماغ سب ہماری خواہشات کی تکمیل میں لگے رہتے ہیں۔ زر اندوزی ہمارا مطمح نظر بن جاتا ہے، خواہ حلال طریقے سے ہو یا حرام ذریعے سے۔ کوئی تمیز نہیں رہتی۔ نہیں جانتے کہ ہم اپنے ہی ہاتھوں اپنے لیے تباہی کا گڑھا کھود رہے ہیں، اور یہ کہ ہم اپنی بدبختی کے خود ہی ذمہ دار ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے ہمارے لیے ان

بہت سے لوگوں کی مثالیں بیان فرمائی ہیں جو ہم سے قوت وطاقت میں کہیں زیادہ تھے۔ ان کے پاس مال ودولت کی بہتات تھی مگر وہ اس سب کے باوجود نشانِ عبرت بن کر رہ گئے:

جب وہ ہمارے سامنے حاضر ہوں گے اس روز تو ان کے کان بھی خوب سُن رہے ہوں گے اور اُن کی آنکھیں بھی خوب دیکھتی ہوں گی، مگر آج یہ ظالم کھلی گمراہی میں مبتلا ہیں۔ اے نبیؐ، اِس حالت میں، جب کہ یہ لوگ غافل ہیں اور ایمان نہیں لا رہے ہیں، انھیں اُس دن سے ڈرا دو، جب کہ فیصلہ کردیا جائے گا اور پچھتاوے کے سوا کوئی چارۂ کار نہ ہوگا۔ (مریم ۱۹:۳۸-۳۹)

ہاں، جس روز یہ لوگ خدائے قہار و جبار کے حضور پیش ہوں گے، اس دن ان سرکشوں، جابروں، قاتلوں، مجرموں اور غاصبوں کا حال کون نہ دیکھے گا کہ ان کی گردنوں میں ذلت وخواری کے طوق ہوں گے، پاؤں میں بے بسی کی زنجیریں اور ہاتھوں میں ناکامی ورسوائی کی ہتھکڑیاں ہوں گی۔ ان پر لعنت برس رہی ہوگی۔ ان کے گناہوں نے انھیں ہر طرف سے گھیر رکھا ہوگا، اور یہی نہیں، وہ ایک دوسرے پر بھی لعنت بھیج رہے ہوں گے:

وَلَوْ تَرٰٓى اِذِ الظّٰلِمُوْنَ مَوْقُوْفُوْنَ عِنْدَ رَبِّهِمْ ۚ يَرْجِعُ بَعْضُهُمْ اِلٰى بَعْضِ ِۨالْقَوْلَ ۚ يَقُوْلُ الَّذِيْنَ اسْتُضْعِفُوْا لِلَّذِيْنَ اسْتَكْبَرُوْا لَوْلَآ اَنْتُمْ لَكُنَّا مُؤْمِنِيْنَ ○ قَالَ الَّذِيْنَ اسْتَكْبَرُوْا لِلَّذِيْنَ اسْتُضْعِفُوْٓا اَنَحْنُ صَدَدْنٰكُمْ عَنِ الْهُدٰى بَعْدَ اِذْ جَآءَكُمْ بَلْ كُنْتُمْ مُّجْرِمِيْنَ ○ (السبا ۳۴:۳۱-۳۲) کاش! تم دیکھو ان کا حال اُس وقت جب یہ ظالم اپنے رب کے حضور کھڑے ہوں گے۔ اُس وقت یہ ایک دُوسرے پر الزام دھریں گے۔ جو لوگ دنیا میں دبا کر رکھے گئے تھے وہ بڑے بننے والوں سے کہیں گے کہ ''اگر تم نہ ہوتے تو ہم مومن ہوتے''۔ وہ بڑے بننے والے اِن دبے ہوئے لوگوں کو جواب دیں گے ''کیا ہم نے تمھیں اُس ہدایت سے روکا تھا جو تمھارے پاس آئی تھی؟ نہیں، بلکہ تم خود مجرم تھے''۔

اس روز عذاب صرف جابروں اور سرکشوں کو ہی نہیں ہوگا بلکہ ان کے ساتھ ساتھ وہ بزدل بھی شریک ہوں گے جنھوں نے ظلم وتعدی کے خلاف اقدام سے گریز کیا تھا۔ جو پستی پر رضامند

ہو گئے تھے اور یوں وہ خدا کے باغیوں کے دست و بازو بن گئے تھے۔

اس دن حق کا منادی پکار پکار کر کہے گا: کہاں ہیں وہ لوگ جو کہا کرتے تھے ''ہم بہت سا مال و اولاد رکھتے ہیں، ہم کو عذاب نہیں ہوگا''۔ کہاں ہیں وہ متکبر، جنھوں نے اللہ کی عظمت و کبریائی کے سامنے خود کو بڑا سمجھنے کی جسارت کی۔ کہاں ہیں وہ مجرم جنھوں نے بے گناہوں کو قتل کیا، جنھوں نے سازش کر کے بھائی کو بھائی سے لڑا دیا۔ جنھوں نے ایک خدا، ایک رسولؐ اور ایک کتاب کو ماننے والوں سے ایک دوسرے کے گلے کٹوائے۔ جنھوں نے معصوموں کی جان لی۔ کہاں ہیں وہ بے حس اور ننگِ انسانیت، انسان نما درندے جنھوں نے روے زمین کو نفرت و آتش و آہن سے بھر دیا۔ کہاں ہیں وہ جنھوں نے کلمۂ حق اور قولِ صداقت کو جھوٹ اور افترا قرار دیا۔ کہاں گئے وہ لوگ جو یہ سمجھتے تھے کہ وہ ہمارے سامنے پیش نہیں ہوں گے۔

ہاں، حق کا منادی پکار پکار کر کہے گا: ''آج حسرت و ندامت کا دن ہے اور آج انھیں ان کے کرتوتوں کی مکمل سزا مل کر رہے گی''۔

آج کے اس مظلوم ملک پاکستان کو انھی مجرموں، خائنوں، بدکرداروں، ظالموں اور قاتلوں کا سامنا ہے۔ بے گناہ اور معصوم ظلم و تشدد کا نشانہ بن رہے ہیں اور اُن کی اغراض پوری ہو رہی ہیں۔

لیکن کیا مجرم بچ جائیں گے؟ مجرم بھاگ کر کہاں جاسکیں گے؟ خداے ذوالجلال مہلت کا وقفہ ضرور دیتا ہے۔ وہ رسی تو دراز کر دیتا ہے تاکہ ہر ظالم اپنا پیمانہ خوب بھر لے لیکن مہلت تو بالآخر ختم ہو جاتی ہے۔ مجرم کی دراز رسی ہی اس کے گلے کا پھندا بن جاتی ہے۔ پیمانہ لبریز ہوتے ہی خدا مجرم کو پکڑ لیتا ہے:

> وَلَا تَحْسَبَنَّ اللّٰهَ غَافِلًا عَمَّا يَعْمَلُ الظّٰلِمُوْنَ ط اِنَّمَا يُؤَخِّرُهُمْ لِيَوْمٍ تَشْخَصُ فِيْهِ الْاَبْصَارُ ○ مُهْطِعِيْنَ مُقْنِعِيْ رُءُوْسِهِمْ لَا يَرْتَدُّ اِلَيْهِمْ طَرْفُهُمْ ط وَاَفْـِٕدَتُهُمْ هَوَآءٌ ○ (ابراھیم ۱۴:۴۲-۴۳) اب یہ ظالم لوگ جو کچھ کر رہے ہیں، اللہ کو تم اس سے غافل نہ سمجھو۔ اللہ تو انھیں ٹال رہا ہے اُس دن کے لیے جب حال یہ ہوگا کہ آنکھیں پھٹی کی پھٹی رہ گئی ہیں، سر اُٹھائے بھاگے چلے جا رہے ہیں، نظریں اُوپر جمی ہیں اور دل اُڑے جاتے ہیں۔